9.S.C.R [1996] سپریم کورٹ رپوٹس

از عدالت عظمی

محترمہ پریتم کور

بنام

ڈپٹی سیکرٹری وزارت داخلہ اور دیگران

5 دسمبر 1996

[کے راما سوامی اور کے وینکٹا سوامی، جسٹسز]

بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، 1954: دفعات 2 (بی) (ای) اور 4۔

بے گھر افراد۔ بازآبادکاری معاوضے کا دعوی۔ مغربی پاکستان میں مقیم جواب دہندگان اور ان کے والد کے تقاضے۔ جواب دہندگان 1947 میں ہندوستان ہجرت کر گئے تھے۔ جواب دہندگان کے والد کا 1955 میں پاکستان میں انتقال ہو گیا۔ جواب دہندگان نے 19 دسمبر 1955 کو بحالی معاوضے کا دعوی دائر کیا۔ مجاز حکام نے قرار دیا کہ وہ معاوضے کے حقدار ہیں۔ اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کے قبضے میں زمین ان کو مختص کی گئی۔ اپیل کنندہ نے کارروائی کو ناکام طور پر چیلنج کیا۔ عدالت عظمی کے سامنے اپیل کی گئی۔ جواب دہندگان کو قانونی نمائندوں کے طور پر منعقد کیا گیا جس کے بعد ان کے والد نے پاکستان میں چھوڑ دی گئی جائیداد پر بے دردی سے جانشینی حاصل کی۔ وہ بے گھر افراد ہیں جنہیں انہوں نے پیچھے نہیں چھوڑا، جبکہ ہندوستان ہجرت کرنا، مغربی پاکستان میں اپنی کوئی غیر منقولہ جائیداد۔ انہوں نے 31 مئی 1953 کو یا اس سے پہلے کوئی دعوی دائر نہیں کیا، جیسا کہ دفعہ 2 (ای) میں حکم دیا گیا ہے۔ اور نہ ہی ان کے دعووں کی تصدیق 30 جون 1955 سے پہلے کی گئی تھی جیسا کہ دفعہ 4 (1) میں حکم دیا گیا ہے۔ لہذا، حکام کی طرف سے درج کیے گئے نتائج کہ جائیداد مشترکہ خاندانی جائیداد ہیں جس میں مدعا علیہ نمبر 4 اور 5 کا حصہ تھا اور اس وجہ سے وہ اپنے دعوے دائر کرنے کے حقدار ہیں، بظاہر غلط ہیں۔ دسمبر 1955 میں جواب دہندگان کی طرف سے دائر درخواست واضح طور پر ممنوع تھی اور اس کی جوازت نہیں تھی۔ حکام کی طرف سے درخواست اور تصفیہ، اگرچہ نظر ثانی شدہ حکام کے کہنے پر، قانون کے مطابق نہیں تھا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: 1986 کی دیوانی اپیل نمبر 429۔

1985 کے سی ڈبلیو پی نمبر 1377 میں دہلی عدالت عالیہ کے مورخہ 1.8.85 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے ایس کے بگا، سیراج بگا، میسر تنوج بگا اور ایس بگا

جواب دہندہ نمبر 1 ۔ 3 کے لیے وائی پی مہاجن۔

جواب دہندہ نمبر 4– 5 کے لیے اشوک کمار شرما (این پی)۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل دہلی عدالت عالیہ کے حکم سے پیدا ہوتی ہے، جس نے یکم اگست 1985 کو عرضی درخواست کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ بے گھر افراد (معاوضہ اور بحالی) ایکٹ، 1954، (1954 کا 44) (مختصر طور پر، ایکٹ) کے تحت حکام کے ذریعے درج کردہ نتائج حقیقت کا سوال ہیں اور آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اختیارات کا استعمال عدالت ذریعے دوبارہ نہیں کیا جا سکا۔ یہ معلوم کرنے کے لیے کہ آیا فاضل ججوں کے ذریعے اخذ کیا گیا نتیجہ قانونی طور پر درست ہے، مادی حقائق بیان کرنا ضروری ہے۔

ایک چندو مل سیپی، مدعا علیہ نمبر 4 اور 5 کے والد، خوشی رام سیپی اور نارائن دت سیپی، مغربی پاکستان کے نواب شاہ کے رہائشی تھے۔ جب کہ والد اور ان کا ایک بھائی پاکستان میں رہے، بھارت کے ڈومین کی پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم کے بعد، مذکورہ جواب دہندگان 1947 میں ہندوستان ہجرت کر گئے۔ ان کے والد کا اپریل 1955 کے آخری ہفتے میں پاکستان میں انتقال ہو گیا۔ انہوں نے 19 دسمبر 1955 کو ایکٹ کی دفعہ 4 کے تحت اپنی درخواست دائر کی جس میں ایکٹ کے تحت بحالی معاوضے کا دعوی کیا گیا۔ اس کے بدلے میں، حکام نے مختلف مراحل پر دعووں کی تصدیق کی اور انہیں معاوضے کا حقدار پایا اور اس کے نتیجے میں اپیل کنندہ کے قبضے میں موجود زمین انہیں مختص کر دی گئی۔ اپیل کنندہ نے ایکٹ کے تحت حکام کے سامنے کارروائی میں چیلنج کیا تھا لیکن ناکام رہا۔ عدالت عالیہ نے اس کی تصدیق کی۔ اس طرح، خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا مدعا علیہ 4 اور 5، اگرچہ بے گھر افراد ہیں، ایکٹ کے تحت تصدیق شدہ اپنے دعووں کے حقدار ہیں؟ ان کے دعووں کی تعریف کرنے کے لیے، ایکٹ میں متعلقہ توضیعات کو دیکھنا ضروری ہے۔ ایکٹ کے دفعہ 2 (بی) کے مطابق "بے گھر شخص" کا مطلب ہے "کوئی بھی شخص جس نے ڈومینین آف انڈیا اور پاکستان کے قیام کی وجہ سے، یا شہری ہنگاموں کی وجہ سے یا مغربی پاکستان کا حصہ بننے والے کسی بھی علاقے میں اس طرح کی خلل کے خوف سے، مارچ 1947 کے پہلے دن کے بعد، ایسے علاقے میں اپنی رہائش گاہ چھوڑ دی ہے یا بے گھر ہو گیا ہے اور جو بعد میں بھارت میں مقیم رہا ہے، اور اس میں کوئی بھی شخص شامل ہے جو ہندوستان کا حصہ بننے والی کسی بھی جگہ کا رہائشی ہے اور جو اس وجہ سے ہندوستان سے تعلق رکھنے والی کسی بھی غیر منقولہ جائیداد کا انتظام، نگرانی یا کنٹرول کرنے سے قاصر ہے۔ اسے مغربی پاکستان میں، اور اس میں ایسے کسی بھی شخص کے مفاد میں جانشین بھی شامل ہیں۔" دفعہ 2 (ای) تصدیق شدہ دعوے کی وضاحت اس طرح کرتی ہے :

(e) "تصدیق شدہ دعوی" کا مطلب ہے بے گھر افراد (دعوے) ایکٹ، 1950 کے تحت رجسٹرڈ کوئی بھی دعوی جس کے سلسلے میں اس ایکٹ کے تحت یا بے گھر افراد (دعوے) ضمیمہ ایکٹ، 1954 کے تحت حتمی حکم منظور کیا گیا ہے، [اور اس میں (مشرقی پنجاب پناہ گزین (زمین کے دعووں کی رجسٹریشن) ایکٹ، 1948 کے تحت یا پٹیالہ پناہ گزین (زمین کے دعووں کی رجسٹریشن) آرڈیننس،

2004 کے تحت 31 مئی 1953 کو یا اس سے پہلے رجسٹرڈ کوئی دعوی شامل ہے، اور اس مقصد کے لیے حکومت پنجاب، حکومت پٹیالہ یا حکومت پنجاب کی طرف سے مقرر کردہ کسی بھی اتھارٹی کے ذریعے تصدیق شدہ ہے۔ پٹیالہ اور پنجاب اسٹیٹ یونین، جیسا بھی معاملہ ہو، جو اس ایکٹ کے سیکشن 10 میں بیان کردہ متعلقہ نوٹیفکیشن کے تحت کسی بھی انخلا شدہ زمین کی مختص سے مکمل یا جزوی طور پر مطمئن نہیں ہوا ہے، لیکن اس میں شامل نہیں ہے–

(i) مذہبی یا خیراتی نوعیت کے عوامی مقصد کے لیے اعتماد میں رکھی گئی جائیداد کے سلسلے میں درج کوئی بھی ایسا دعوی؛

(ii) سوائے کسی بینکنگ کمپنی کے معاملے میں شق (ب) کی ذیلی شق (i) یا دفعہ 6 کی ذیلی دفعہ (3) کے مقصد کے لیے، صرف–

(a) کسی کمپنی یا ایسوسی ایشن کی طرف سے یا اس کی طرف سے کیا گیا کوئی ایسا دعوی، چاہے وہ شامل ہو یا نہ ہو۔

(b) مغربی پاکستان میں بے گھر شخص سے تعلق رکھنے والی غیر منقولہ جائیداد پر چارج یا واجب الادا رکھنے والے رہن یا دوسرے شخص کی طرف سے کیا گیا ایسا کوئی دعوی؛

ایکٹ کے دفعہ 4(1) میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ:

"4.(1) مرکزی حکومت، وقتاً فوقتاً لیکن جون 1955 کے تیسویں دن کے بعد، سرکاری گزٹ میں نوٹیفکیشن کے ذریعے، تصدیق شدہ دعوی رکھنے والے تمام بے گھر افراد سے معاوضے کی ادائیگی کے لیے درخواستیں طلب کرے گی اور ایسا کوئی بھی نوٹیفکیشن کسی بھی ریاست یا ریاستوں کے کسی گروپ میں رہنے والے بے گھر افراد کے حوالے سے جاری کیا جا سکتا ہے۔

(2)۔ ہر بے گھر شخص جسے ذیلی دفعہ (1) کے تحت جاری کردہ نوٹیفکیشن کے ذریعے معاوضے کی ادائیگی کے لیے درخواست دینے کی ضرورت ہے، نوٹیفکیشن کی تاریخ کے تین ماہ کے اندر دائرہ اختیار رکھنے والے سیٹلمنٹ آفیسر کو مقررہ فارم میں ایسی درخواست دے گا۔

باقی تفصیلات اس کیس کے مقصد کے لیے ضروری نہیں ہیں۔

ان توضیعات کو پڑھنے سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ایک بے گھر شخص وہ شخص ہونا چاہیے جو ڈومینین آف انڈیا کی ہندوستان میں تقسیم کی وجہ سے، یعنی ہندوستان اور پاکستان نے شہری بدامنی یا اس طرح کی بدامنی کے خوف کی وجہ سے مارچ 1947 کے پہلے دن کے بعد مغربی پاکستان چھوڑ دیا ہے یا ایسے علاقے میں اپنی رہائش گاہ سے بے گھر ہو گئے ہیں اور جو بعد میں ہندوستان میں مقیم رہے ہیں اور جو اس وجہ سے مغربی پاکستان میں اپنی کسی غیر منقولہ جائیداد کا انتظام، نگرانی یا کنٹرول کرنے سے قاصر ہیں یا ان پر قابو پانے سے قاصر ہیں۔ دوسرے لفظوں میں، ایک بے گھر شخص نے مقررہ تاریخوں سے پہلے مغربی پاکستان چھوڑ دیا ہوگا اور وہ مغربی پاکستان سے ہجرت کرتے ہوئے اور ہندوستان میں آباد ہوتے ہوئے اپنے پیچھے چھوڑ گیا ہوگا، اس کی غیر منقولہ جائیداد، جو اس کی نقل مکانی کی وجہ سے وہ انتظام، نگرانی یا

کنٹرول کرنے سے قاصر تھا۔ایسے شخص کو یا تو ایکٹ کے تحت، یا بے گھر افراد (دعوے) ضمیمہ ایکٹ، 1954 کے تحت اپنے دعوے دائر کرنے کی ضرورت ہے اور مشرقی پنجاب پناہ گزین (زمین کے دعووں کی رجسٹریشن) ایکٹ، 1955 کے تحت یا پٹیالہ پناہ گزین (دعووں کی رجسٹریشن) ضابطہ، 2004 کے تحت 31 مئی 1953 کو یا اس سے پہلے رجسٹرڈ کسی بھی دعوے کو شامل کرنا ہوگا اور اس مقصد کے لیے حکومت پنجاب، حکومت پٹیالہ یا حکومت پٹیالہ اور مشرقی پنجاب اسٹیٹ یونین کے ذریعے مقرر کردہ کسی بھی اتھارٹی کے ذریعے تصدیق کرنا ہوگی، جیسا کہ معاملہ ہو، جو کسی بھی انخلاء کی مختص سے مکمل یا جزوی طور پر مطمئن نہیں ہوا ہے۔ایکٹ کے دفعہ 10 میں بیان کردہ متعلقہ نوٹیفکیشن کے تحت زمین۔خارج کرنے والی شقیں اس کیس کے مقصد کے لیے متعلقہ نہیں ہیں۔

اس عدالت میں دائر ایس ایل پی کے پیراگراف 9 میں، اپیل گزاروں نے خاص طور پر اس طرح بیان کیا ہے:

"اپنے والد کی موت پر موجودہ جواب دہندگان نمبر 4 اور 5 نے نمبر آر جی/95/بی/ای/ 144 والی درخواست دائر کی، جو صفحات 41– 43 پر مقدمہ کے ریکارڈ پر ہے۔آر جی درخواست کے صفحہ 2 پر کالم بی (وی) (2) میں درج ذیل درج ہے:

اگر اراضی ریونیو ریکارڈ میں درخواست گزار کے علاوہ کسی اور کے نام پر ہے اور اگر ایسا ہے تو درخواست دہندگان زمین کے تعین کے مطابق کیسے حقدار ہیں؟	میرے والد مرحوم دیوان چندومل آر بی جگت رائے سپاہی ملانی کے نام پر جو 27.4.55 کو پاکستان کے میدان میں فوت ہوئے اور جن کی موت پر جائیداد مجھ پر اور میرے اکلوتے بھائی مسٹر خوشی رام چندومل پر منتقل ہوئی جن کے لیے میں بطور کارتا فائل کر رہا ہوں۔مشترکہ خاندان کے

اگرچہ جواب دہندگان کو اس بیان کے لیے پیش کیا گیا ہے اور وہ وکیل کے ذریعے پیش ہو رہے ہیں، لیکن انہوں نے درخواست میں کیے گئے بیان کی درستگی پر اختلاف کرتے ہوئے کوئی جوابی حلف نامہ دائر نہیں کیا ہے۔اس کے مطابق، ہم اس بنیاد پر آگے بڑھتے ہیں کہ یہ ان کی درخواست میں ان کی طرف سے کیا گیا درست بیان ہے۔ان کی درخواست، اس طرح، انکشاف کرتی ہے کہ ان کے والد کا انتقال 27 اپریل 1955 کو پاکستان میں ان کی موت پر نارائن دت سیپی، خود اور خوشی رام سیپی وہ قانونی نمائندے ہیں جن کے بعد ان کے والد نے پاکستان میں چھوڑی ہوئی جائیداد پر بین ریاستی جانشینی حاصل کی۔اس کے مطابق، وہ دسمبر 1955 میں دفعہ 4(1) کے تحت درخواست دائر کرنے آئے۔

اس لیے سوال یہ ہے: کیا جواب دہندگان نے قانون کے تحت دعووں کو اپنے حق میں طے کرنے کے لیے قانون کے تقاضوں کو پورا کیا ہے؟ یہ دیکھا گیا ہے کہ اگرچہ وہ بے گھر افراد ہیں، لیکن انہوں نے ہندوستان ہجرت کرتے ہوئے مغربی پاکستان میں اپنی کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں چھوڑی۔انہوں نے 31 مئی 1953 کو یا اس سے پہلے کوئی دعوی دائر نہیں کیا، جیسا کہ ایکٹ کے دفعہ 2(ای) میں حکم دیا گیا ہے اور نہ ہی ان کے دعووں کی تصدیق 30 جون 1955 سے پہلے کی گئی ہے جیسا کہ سیکشن 4(1) میں حکم دیا گیا ہے۔معاوضے کے دعوے کی درخواست 30 جون 1955 سے پہلے دائر نہیں کی گئی تھی۔

شواہد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تسلیم شدہ طور پر انہوں نے دسمبر 1955 میں اپنی درخواستیں دائر کیں۔ان حالات میں، حکام کی طرف سے

درج کیے گئے نتائج کہ جائیداد مشترکہ خاندانی ملکیت ہیں جس میں مدعا علیہ نمبر 4 اور 5 کا حصہ تھا اور اس لیے وہ اپنے دعوے دائر کرنے کے حقدار ہیں، نارائن دت سپی کی طرف سے خود اور ان کے بھائی خوشی رام سپی کی طرف سے کیے گئے اعتراف کے پیش نظر بظاہر غلط ہیں کہ وہ 27 اپریل 1955 کو پاکستان میں ان کے والد کی موت پر ان کے والد کی چھوڑی ہوئی جائیداد میں جانشینی کے ذریعے کامیاب ہوئے۔ لہذا، یہ ان کی نقل مکانی کے وقت ان کی غیر منقولہ جائیداد کا معاملہ نہیں ہے۔ دوسری طرف، وہ غیر منقولہ جانشینی کے ذریعے غیر منقولہ جائیداد میں کامیاب ہو گئے ہیں جو ان کے والد نے اپریل 1955 میں ان کے انتقال پر پاکستان میں چھوڑے تھے۔

لہذا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اس طرح کا دعوی ایکٹ کے تحت مقرر کردہ حد کی میعاد ختم ہونے کے بعد ایکٹ کے تحت درج کیا جا سکتا ہے اور کیا حکام کو رجسٹر کرنے اور اس کی تصدیق کرنے کا جواز دیا گیا تھا؟ درحقیقت، دفعہ 4(1) خود تصدیق شدہ دعووں کی درخواست کرنے کا اختیار دیتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں، ایکٹ یا ضمیمہ ایکٹ، 1954 یا پہلے مذکور ریاستی قوانین کے تحت رجسٹرڈ دعووں کی تصدیق مناسب تاریخ سے پہلے کی جا سکتی ہے اور وہ اکیلے ہی 30 جون 1955 سے پہلے نوٹیفکیشن کے ذریعے درخواست دینے کے حقدار ہیں۔ اس اعتراف کے پیش نظر کہ درخواست دسمبر 1955 میں دی گئی تھی، درخواست واضح طور پر ممنوع ہے اور اس کی ضمانت نہیں ہے۔ حکام کے ذریعہ درخواست کی تفریح اور تصفیہ، اگرچہ نظر ثانی شدہ حکام کے کہنے پر، قانون کے مطابق نہیں ہے۔

یہ کہا گیا ہے کہ اپیل کنندہ بھی ایک بے گھر شخص ہے، حالانکہ وہ مقررہ معیاری ایکڑ سے زیادہ پایا گیا تھا، اپیل کنندگان کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل شری ایس کے بگا کا کہنا ہے کہ قواعد کے رول 62 کے نفاذ سے وہ اس کے تحت مقرر قابل طریقہ کار کے مطابق زمین خریدنے کا حقدار رہے۔ جب ہم نے قابل وکیل سے آرڈر مختص اور تمام تفصیلات ہمارے سامنے رکھنے کو کہا تو وہ ہمارے سامنے کوئی بھی مواد پیش کرنے سے قاصر رہا۔ اس کے نتیجے میں ہم اس سوال میں نہیں جا سکتے۔ اگر قانون اجازت دیتا ہے اور اپیل کنندہ قانون کے مطابق حقدار رہے، تو اس کے لیے قانون کے مطابق علاج کا فائدہ اٹھانا کھلا ہو سکتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری دی گئی۔ عدالت عالیہ اور حکام کا حکم خارج کر دیا جاتا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

ٹی۔این۔اے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.08.03 16:15
I am the author of this document